اسلام ہی فطری مذہب ہے

(از مولوی محمد مسلم صاحب کاربناوی مالدہی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

(۲)

اہل کتاب کی عبادت کا ایک نمونہ ہرون پاک ترین مکانوں میں یوں آئے کہ خطا کی قربانی کیلئے ایک بچھڑا اور سوختنی قربانی کیلئے ایک مینڈھا لائے اور کتانی پیراہن (کرتہ) مقدس پہنے اور اس کے بدن میں کتانی جامہ ہو اور کتانی پٹکے سے اس کی کمر بندھی ہو اور اپنے سر پر کتانی عمامہ رکھے۔ یہ مقدس کپڑے ہیں اور اپنا بدن پانی سے دھوئے اور پہن لے۔ اور بنی اسرائیل کی جماعت سے ایک بکری کے دو بچے خطا کی قربانی کیلئے لے۔ اور ہرون اپنے اس بچھڑے کو جو خطا کی قربانی کے لئے اس کی طرف سے ہے نزدیک لائے اور اپنے گھر کیلئے کفارہ دے پھر ان دونوں حلوانوں کو لیکر جماعت کے خیمے کے دروازہ پر خداوند کے آگے حاضر کرے اور ہرون ان دونوں حلوانوں پر قرعہ ڈالے ایک قرعہ خداوند کیلئے اور دوسرا قرعہ چلاوے کیلئے اور ہرون اس حلوان کو جس پر خداوند کے نام کا قرعہ پڑے لائے اور اسے خطا کی قربانی کیلئے ذبح کرے۔ (کتاب احبار باب ۱۶ آیت ۳ تا ۱۰) اور وہ ایک عود سوز اس آگ کے انگاروں سے جو خداوند کے آگے مذبح پر ہے بھرلے اور اپنی مٹھیاں بخور کے کوٹے ہوئے مصالح سے بھی بھرلے اور اسے پردہ کے اندر لائے اور اس کو خداوند عالم کے حضور آگ میں ڈالدے تاکہ بخور کا دھواں کفارہ گاہ کو جو شہادت کے صندوق پر ہے چھپائے کہ وہ ہلاک نہ ہو پھر وہ اس بچھڑے کا لہو لیکے اپنی انگلی سے کفارہ گاہ پر پورب کی طرف چھڑکے اور کفارہ گاہ کے آگے بھی لہو اپنی انگلی سے سات مرتبہ چھڑکے (کتاب احبار باب ۱۶ آیت ۱۳ تا ۱۵)

ہندوؤں کی عبادت ہندوؤں میں سندھیا کیلئے ہون کا ہونا ضروری ہے اور ہون کیلئے ۳۶ چیزوں کا ہونا لازمی ہے ان میں سے ایک گھی بھی ہے اس کے سولہ چمچے آگ میں ڈالنے ضروری ہیں ہر ایک چمچہ میں چھ ماشہ گھی ہونا چاہئے (ستیارتھ پرکاش) یہی وجہ ہے کہ اکثر ہندو اس سخت قید کی وجہ سے "ہون" سے محروم ہوگئے۔ اس کے علاوہ اور جس قدر مذاہب ہیں ان کی شرائط و قیود اتنی سخت ہیں جو ناقابل عمل ہیں۔ مجوسیت کو لیجئے اس مذہب میں آگ کو خدا کا مظہر تسلیم کیا گیا ہے اور اسلئے اس کی پرستش کی جاتی ہے مجوسی عبادتخانوں میں مذہب کی شرط اولین یہ ہے کہ آگ ہر وقت جلتی رہے کسی وقت بجھنے نہ پائے اور اگر آگ نہ ہو تو ہر ایک مجوسی اپنی عبادت کرنے سے قاصر رہیگا۔ یہودیت میں قربانگاہ کا ہونا لازمی ہے اسلئے کبوتر یا فاختہ یا کوئی پرندہ ہونا چاہئے بعض اوقات جانوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بدھ مذہب میں "لاما" اور "دلائی لاما"

اور دیگر مذہبی مقتداؤں کیلئے خاص قسم کا لباس خاص وضع اور خاص سامان ضروری ہے اسکے بغیر وہ عبادت نہیں کرا سکتے۔

اسلامی عبادت اسلام میں پانچ فرائض ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ حج اور زکوٰۃ صرف دولتمندوں پر فرض ہے زکوٰۃ سال بھر میں ایک دفعہ اور حج عمر بھر میں ایک مرتبہ۔ جہاد اسوقت فرض ہے جبکہ اسلام اور اسلامیوں کی حفاظت مطلوب ہو۔ اب صرف نماز و روزہ رہ گئے یہ دونوں تمام مسلمانوں پر فرض ہیں تاہم ہمیں بھی سہولت اور آسانی ملحوظ رکھی گئی ہے۔ روزہ کا زمانہ سال بھر میں ایک مرتبہ آتا ہے صرف نماز ہے جو کسی حالت میں معاف نہیں ہو سکتی۔ لیکن بیمار کیلئے بہت کچھ آسانیاں بہم پہنچائی گئی ہیں۔ اگر پانی نہ ملے تو مٹی کافی ہے جہاں پانی نہیں وہاں مٹی ضرور ہوگی۔ جہاں نماز کا وقت ہو وہاں نماز پڑھ لینا چاہئے۔ مسجد کی ضرورت نہیں مسافر کیلئے نصف صلوٰۃ کو معاف کر دیا گیا۔ نماز کیلئے مسلمانوں کو یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس اور ہندوؤں کی طرح نہ کنیسہ کی حاجت ہے نہ کلیسا کی۔ نہ مندروں میں جانا ضروری ہے اور نہ آتش کدوں میں۔ زمین کا چپہ چپہ ان کی سجدہ ریزی کیلئے موزوں اور مناسب ہے ؎

زنہار کہ بیروں روم از سجدہ گہِ خویش ✣ آنجا کہ خدا ہست مرا سجدہ روا ہست

مسلمانوں کو عبادت کیلئے نہ پنڈت کی ضرورت ہے اور نہ احبار و رہبان کی حاجت خود امام بھی بن سکتا ہے اور مقتدی بھی۔

عبادت کا مقصد (ب) عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عبادت سے اللہ تعالیٰ کو فائدہ پہنچتا ہے اور اسی کو نفع پہنچانے کیلئے سخت سے سخت عبادت کرنی چاہئے لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اسلام نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری عبادت کی کوئی پرواہ نہیں جو کرتا ہے وہ اپنے لئے اگر فائدہ پہنچیگا تو اس کو اگر نقصان ہوگا تو اسی کو۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْهَا (حم سجدہ ۶۶) جو بھلائی کرتا ہے اس کا فائدہ اس کیلئے ہے اور جو برائی کرتا ہے اسکا ضرر بھی اسی پر ہے مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ۝ (عنکبوت ۱۶) جو کوشش کرتا ہے اسکی کوشش کا فائدہ اسی کیلئے ہے بیشک اللہ تعالیٰ تمام جہان سے بے پرواہ ہے۔

ارکان اسلام یہ تو معلوم ہو گیا کہ عبادت سے صرف انسان ہی کا فائدہ مقصود ہے خدا کو نہ اس کی حاجت ہے نہ پرواہ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلامی عبادت میں انسان کیلئے کیا کیا فوائد و منافع موجود ہیں۔ یہاں پر نماز۔ روزہ زکوٰۃ۔ اور حج جو کہ اسلام کی بنیاد قرار دیئے گئے ہیں ہر ایک کے متعلق اختصار کے ساتھ تحریر کرتا ہوں۔

حقیقتِ نماز نماز کیا ہے؟ ایک عرضداشت ہے جو خالق کائنات کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ آج دنیا کا دستور ہے کہ جب کسی حاکم یا بادشاہ کے پاس درخواست پیش کرنی ہوتی ہے تو پہلے اس کا بہت ہی اہتمام کیا جاتا

سودہ تیار کرتا ہے۔ شروع میں اس کی تعریف اور نیک اوصاف بیان کرکے عرضی کو زینت دیتا ہے بعد میں اپنے مقصود کو بیان کرتا ہے لیکن تب بھی اسکو شک رہتا ہے کہ ممکن ہے کہ حاکم کی شان کے خلاف کوئی لفظ نکل گیا ہو یا کوئی گستاخانہ کلمہ اس میں درج ہوگیا ہو۔ غرضکہ بہت سے شبہات وشکوک عرضی کے مقبول ہونے تک اسکو پریشانی میں مبتلا کئے رہتے ہیں۔ لیکن ارحم الراحمین کی عنایت ملاحظہ کیجئے کہ اس نے بندہ کو پریشانی سے بچانے کیلئے عرضی کا مضمون خود ہی بتلا دیا۔ بندہ جب سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو پہلے اس کے منہ سے اس رحیم پروردگار کی حمد وثنا نکلتی ہے پھر اس کے رحم وکرم اور انصاف کا اظہار ہوتا ہے۔ بعد میں اپنی غلامی اور بیکسی کا اقرار کیا جاتا ہے خاتمہ پر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہکر اپنی غرض ظاہر کی جاتی ہے۔ یہ مختصر لیکن پرعظمت درخواست پیش کرکے وہ زمین کی طرف جھکتا ہے میری عرضی قبول ہوئی یا نہیں، پھر رکوع سے سر اٹھا کر جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (خدا نے تعریف کرنیوالوں کی درخواست کو قبول کرلیا) پڑھتا ہے تو اس کا دل خوشی وشادمانی سے اچھلنے لگتا ہے اور وہ عرضداشت کی قبولیت پر سجدۂ شکر ادا کرنے کیلئے اپنے اشرف ترین عضو (ماتھے) کو زمین پر رکھ دیتا ہے اور خوشی ومسرت میں اس فعل کو بار بار کرتا ہے۔

تمام عبادات میں نماز کا درجہ اسلام میں سب سے زیادہ افضل اور مقبول ترین عبادت نماز ہے اسی لئے اس کو معراج المومنین کہا گیا ہے اور یہی نماز ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرۃ عینی فی الصلوٰۃ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہے آپ نے نماز کی اہمیت اور فرضیت پر اس قدر زور دیا ہے کہ مرض الموت میں بھی اسکو نہ بھولے اور حیات کے آخری لمحوں میں بھی یہ آواز آپ کے دہن مبارک سے نکلتی رہی الصلوٰۃ الصلوٰۃ نماز کا خیال رکھو نماز کی حفاظت کرو۔

نماز کے فوائد (۱) نماز سے بندہ بیرونی اور اندرونی غلاظتوں اور گندگیوں سے پاک صاف ہوکر ظاہری اور باطنی طہارت وپاکیزگی کا مالک بنجاتا ہے قرآن میں وارد ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (عنکبوت) یعنی نماز بےحیائی اور بری باتوں سے باز رکھتی ہے۔

(۲) نماز سے اجتماع اور تنظیم کا سبق ملتا ہے اور اتحاد واتفاق کی لہر پیدا ہوتی ہے۔

(۳) نماز مساوات اور ہمدردی کا سبق سکھاتی ہے۔ مسجد میں نہ بادشاہ کا امتیاز ہوتا ہے اور نہ فقیر کا بلکہ اس معبود ومسجود کے دربار میں عابد وساجد ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہوتے ہیں ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز — نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ وصاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے — تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(۴) نماز سے انسان اوقات کی پابندی سیکھتا ہے اور تضیع اوقات سے بچتا ہے۔ (۵) نماز ایک قوم کے منتخب میر کی اطاعت و

فرمانبرداری کا سبق پڑھاتی ہے۔ (۶) نماز سے فرشتوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے کیونکہ وہ بھی جناب باری میں صفیں باندھکر مغفرت ورحمت کے طلبگار رہتے ہیں۔ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ٥ (صافات ع ۵) ہم صف باندھنے والے ہیں اور ہم تسبیح کرنے والے ہیں۔

(۷) نماز سے مجاہدین اور سرفروشوں کے ساتھ مماثلت پیدا ہوتی ہے۔ نماز کے متعلق صرف اسقدر لکھدینا کافی ہے نماز کے تمام اسرار و فوائد کا نہ احاطہ ہو سکتا ہے اور نہ ممکن ہے۔ اب عبادات غیر اقوام کو دیکھیے۔

مکہ کے لوگوں کی عبادت کا خدا نے یوں نقشہ کھینچا ہے۔ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً (انفال ع۴) یعنی خدا کے گھر میں کفار کی نماز کیا تھی کہ آئے اور شروع ہوگئے۔ تالیاں بجانا۔ اور سیٹی بجانا یہی وجہ ہے کہ آج ہم ہنود کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی پوجا کے وقت گھنٹہ بجانے لگتے ہیں ہاتھ میں دو توے سے ہوتے ہیں انھیں آپس میں بجایا جاتا ہے ایسی آواز ہے کہ اردگرد کے انسان بھی تنگ آجاتے ہیں اور جانور بھاگتے ہیں۔

کیا انصاف پسند انسان نہیں سوچتا کہ مسلمان کی نماز کس قدر سبق آموز اور دلکش ہے کہ ہر پہلو میں اپنے مالک حقیقی کی غلامی کا سبق دے رہی ہے اور قرآن شریف کی ایسی قرأت ہے کہ جب اس کو خوش آوازی سے امام پڑھتا ہے تو انسان تو انسان جانور بھی لبیک کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح تمام عبادات اسلامی کا مقابلہ دیگر اقوام کی عبادات سے کیا جائے تو ایسا ہی معلوم ہوگا۔ کیا نہیں دیکھتے کہ جب عید کا دن مسلمان مناتے ہیں گھروں سے نکلتے ہی اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ کی عظمت کا گیت گاتے ہوئے نکلتے ہیں اور عمدہ عمدہ لباس اور خوشبو سے معطر ہو کر باہر میدان میں جمع ہوتے ہیں۔ تہذیب واخلاق کا ایک میدان ہوتا ہے۔

مگر غیر مسلم کو دیکھئے کہ (ہولی) ایک خوشی کا دن ہے اس میں کیا ہوتا ہے کہ ایک دوسرے پر رنگ پھینکا جاتا ہے۔ کسی پر پاخانہ کسی کے سر پر پیشاب بہایا جاتا ہے۔ غرضکہ ایک اچھا خاصا دیوانگی کا میدان ہوتا ہے کہ شریف انسان کیلئے بازار اور گلی کوچہ سے گذرنا محال ہو جاتا ہے تہذیب اور اخلاق کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہولی ہولا کرتے کودتے پھاندتے ہیں۔ کپڑے خراب اور بدن نجاست سے لبریز ہوتا ہے کہ عطر ملنے سے بھی بو کا دفعیہ مشکل ہوتا ہے۔ (باقی)

صفحہ ۸ کا بقیہ مضمون:۔ یعنی واسطہ نہ لگاتے تو اتصال سند نہ باقی رہتا اور حدیث منقطع ہو جاتی اس صورت میں بھی حدیث غیر مقبول و ناقابل اعتبار رہتی۔ بس اسناد کا ذکر کرنا ضروری تھا۔ اس سے تقریر معترض کا اعتراض دفع ہوگیا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ منکرین حدیث فن روایت وحدیث سے بالکل نابلد اور ناآشنا ہیں، سچ ہے وہ اس کی باریکیوں اور نکات کو کیا سمجھیں۔